پہلا اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR,

الحمد لہ

اہل حدیث

امرتسر ۳۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۵ عیسوی یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	سے
روسا و جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	۱۲
چھ ماہ کے لئے	عہ
ممالک غیر سے	سے

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔ نمونہ بھی پرچہ۔ بیرنگ ڈاک واپس۔ نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیے۔ ہر خریدار کو نمبر خریداری لکھنا ضروری ہے۔

اہلحدیث کمپنی

تجارت کے فوائد کسی سے مخفی نہیں قرآن شریف میں تجارت کو فضل آلہی فرمایا ہے تجارت کی ترغیب اور وسعت دینے کو ایام حج میں بھی فرمایا۔ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَن تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ تم پر گناہ نہیں کہ تم ایام حج میں بھی فضل آلہی طلب کرو یعنی تجارت کرو اور نفع اٹھاؤ۔ حدیث شریف میں پیغمبر خدا صادق المصدوق علیہ افضل الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشھداء یعنی راست باز امانت دار سوداگر انبیاء اور صدیقوں اور شہیدوں کا ساتھی ہوگا۔ اس سے زیادہ فضیلت تجارت کی کیا ہوگی

مگر افسوس کہ جسقدر جس حکم کی بابت قرآن و حدیث میں فضائل اور فوائد آئے ہیں اوسیقدر مسلمان اُس حکم سے غافل ہوتے ہیں۔ سب سے ضروری اور مدار نجات حکم توحید ہے۔ مگر افسوس کیا نقشہ دیکھا جاتا ہے تو اوسی (توحید) کے متعلق مسلمانوں کے حق میں وہ آیت صادق آتی ہے جس میں ارشاد ہے وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ یعنے خدا پر ایمان لاکر بھی بہت سے لوگ شرک کرتے ہیں۔ دوم ضروری حکم نماز ہے اوسکا یہ حال ہے۔ کہ ناگفتہ بہ اول تو نمازیوں کی تعداد ہی بے نمازوں کے مقابلہ پر ہیچ۔ پھر نمازیوں میں بہت سے ایسے جنکے حق میں ارشاد ہے فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ یعنے ایسے نمازیوں کے حق میں افسوس ہے۔ جو اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں؟ اونہیں اتنی بھی خبر نہیں کہ ہم کیا کرتے ہیں اور ہمکو کیا کرنا چاہئیے اسی قسم سے تجارت ہے جسکے فوائد اور فضائل اظہر من الشمس ہیں مگر مسلمان اس سے بدستور بے بہرہ ہیں۔ آجکل ممالک یورپ نے جسقدر ترقی کی ہے اس سب ترقی کا مخفی راز تجارت ہے۔ چونکہ ہندوستانیوں کو بھی تجارت کے فوائد کچھ دنوں سے محسوس ہونے لگے ہیں اس لئے مسلمان بھی کہیں کہیں الٹی سیدھی حرکت کرنے لگے ہیں جو بموجب فی الحرکۃ برکۃ (حرکت میں برکت ہے) فائدہ بھی اٹھالیتے ہیں اس لئے اہلحدیث کے دفتر میں یہ تجویز پاس کی گئی ہے کہ مشترکہ سرمایہ سے ایک کمپنی

اہلحدیث کمپنی

قائم کیجاوے۔ جسکے حصہ دار ہر ایک مسلمان عموماً اور جماعت اہلحدیث خصوصاً ہوں۔ بغرض آسانی ہر حصہ مبلغ پانچ روپیہ کا ہوگا۔ کیونکہ متمول اصحاب تو جتنے چاہینگے زیادہ خرید سکینگے۔ غربا کی شرکت چونکہ ضروری ہے اسلئے جتنا حصہ کم ہوگا۔ اوسی قدر غربا زیادہ شریک ہونگے۔ باقی مفصل قواعد کہ کمپنی کا سر دفتر کہاں ہوگا۔ اسکے منتظم کون ہونگے اسکے حصوں کی وصولی کتنی قسطوں میں ہوگی وغیرہ وغیرہ بعد میں شائع ہونگے۔ سردست ناظرین اہلحدیث سے امید ہے کہ اس تجویز کے متعلق اپنی اپنی رائے سے اطلاع بخشینگے۔

چودھویں صدی کا مسیح۔ مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری قابل دید مجلد (عہ)

ایک آریہ کے سوال؟

ایک آریہ سے میری دو بدو ہوئی جو کہتا تھا۔ کہ ہمیں بدلائل ثابت کرو۔ کہ جو رحیم اور عادل ہو۔ وہ کیسے قہار اور جبار ہو سکتا ہے اور یہ ممکن نہیں کہ خدا ظالم بھی ہو اور رحیم بھی ہو۔ مہربانی فرماکر بدلائل عقلی اور حکم ربانی کے مطابق مفصل اسکا جواب بذریعہ اپنے پرچہ مبارک کے شائع فرماکر ممنون فرماویں۔

(آپکا تابعدار احمد الدین خریدار نمبر ۲۴۵ محلہ امام صاحب شہر سیالکوٹ)

جواب

(ع) سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

افسوس ہے کہ آریوں کے دعوے تو بڑے بڑے ہیں۔ مگر ثبوت کچھ بھی نہیں۔ ہاتھی کے دانتوں کی طرح باہر کے دانت کچھ ہیں۔ اندر کے کچھ۔ اصل میں موجودہ نسل کا بھی قصور نہیں ہے سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش کو انہوں نے شوق و ذوق سے پڑھا ہے اور اسکو مثل آسمانی اور الہامی کتاب کے دیکھا ہے بس پھر تو کیا تھا۔ جو کچھ اس میں سوامی نے لکھا۔ ان کے لئے مثل وید کے الہامی ہو گیا۔ انکو کوئی غرض نہیں کہ خود بھی تحقیق کریں یا دوسرے مذاہب کے لوگوں سے ان کی کتابوں کا مطلب پوچھیں حالانکہ سوامی جی کی تحقیقات بالخصوص دوسرے مذاہب کی نسبت بالکل ناقص ہے۔ مثال کے طور پر ہم نے اس مضمون کو ایک رسالہ کی صورت میں شائع کیا ہوا ہے۔ جس کا نام سوامی دیانند کا علم و عقل ہے۔

خیر اس تمہید کے بعد ہم اصل سوال کے جواب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ دو لفظ سوال میں زیر بحث ہیں جَبْر اور قہر ان دونوں لفظوں کے اصل معنے سمجھنے ہی سے سوال بے اصل ہو جاتا ہے جبر کے معنے ہیں بگڑے کا بنانا یا کسی حال کی اصلاح کرنا۔ دیکھو لغت کی کتاب صراح میں ہے جبر شکستہ بستن و نیکو کردن حال کسے یعنے کسی کا حال درست کر دینا۔ احادیث میں بکثرت یہ دعا آئی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے اللھم اصلحنی و احسنی

واجبرنی (اے اللہ مجھ پر اسکا کرم کا اور میری حالت درست کر) امیں اجبر امر کا صیغہ ہے جسکا مصدر جبر ہے اسی طرح قہر کا لفظ ہے اس لفظ کے معنے ہیں غلبہ کے ہیں قاموس میں ہے القہر الغلبۃ صراح میں ہے قہر چیرہ شدن یعنے غالب آنا انہی معنے سے خدا کو قاہر اور قہار کہا جاتا ہے۔ یعنے اپنی رعیت اور مخلوق پر غالب اور مقابلہ جسکے قبضہ قدرت سے کوئی سرتابی نہ کرسکے تبلائیے ان معنے سے خدا کو قہار اور جبار کہنا خدا کی صفات کاملہ کا مظہر ہے یا موجب ظلم ہے۔ ہاں اردو میں جابر جبار اور قاہر۔ قہار کے معنے ایسے آتے ہیں جو ظلم کے قریب ہیں مگر عربی اسکی ذمہ وار نہیں۔ اسکی مثالیں کئی ایک ہم نے تعلیم الاسلام میں لکھی ہیں۔ کہ عربی لفظ اصل عربی میں کچھ اور معنے رکھتا ہے مگر اردو فارسی میں آنکر کچھ اور ہو جاتا ہے مختصر یہ کہ ہم خدا کو ظالم نہیں کہتے خدا خود فرماتا ہے لیس بظلام للعبید میں بندوں کے حق میں ظالم نہیں ہوں۔ ہاں قہار۔ جبار اور رحیم مانتے ہیں اور یہ تینوں صفات باہم متناقض یا متضاد نہیں۔ جس طرح سوامی دیانند ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۳۳ پر لکھتے ہیں۔ کہ رحم اور انصاف متضاد نہیں اسیطرح قہر۔ جبر اور عدل اصل عربی معنے سے متضاد نہیں جو کچھ ہو سب اپنی کی سمجھ کا نتیجہ ہے ؎

چو نشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست ؎ سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

سندھی نو آریوں کی اصلیت

آریہ سماج کے حالات اور عادات کے جاننے والوں کو ان کی کسی روایت پر جبتک کہ خود تحقیق نہ کریں۔ کسیطرح اعتبار اور اعتماد نہیں ہوتا۔ بات کا بتنگڑ اور رائی سے پہاڑ بنا دینا تو ان لوگوں کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے پچھلے دنوں مقام لاڑکانہ علاقہ سندھ میں جو چند لوگوں کو آریہ بنایا گیا تہا۔ اون کی نسبت آریہ اخباروں نے اودہم مچائی کہ الامان والحفیظ۔ پہلے تو ہمنے اس خبر کو اسی اصول مذکورہ بالا پر جانچ کر معمولی سمجھا۔ مگر جب آریہ اخباروں کی اودہم حد سے گذر گئی۔ تو اہلحدیث مورخہ ۱۸۔ اگست میں سندھی دوستوں کو تکلیف دی گئی۔ کہ ان نو آریوں کے مفصل حالات لکھیں۔ چنانچہ ہمارے مکرم دوست جناب سید علی نواز شاہ صاحب نے اس تکلیف کو امید سے زیادہ خوبی کیساتھ نباہا صاحب موصوف کا مراسلہ فارسی میں ہے۔ جو اصل الفاظ ہی میں درج کرنا مناسب سمجھا گیا۔ خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ یہ لوگ اصل میں ہندو ہیں نوابان سندھ کے ہاں ملازمت کی وجہ سے بعض رسوم اسلامی کبھی ادا کر لیتے تھے چنانچہ اُن کے اور ان کے باپ دادوں کے بھی ہندوانہ ہیں اور مردوں کو آگ جلاتے رہے ہیں۔ پھر تفصیل کیساتھ اُن کے نام اور اُن کے حالات اور کاروبار لکھے ہیں جو اصل فارسی میں قابل دید ہیں۔ اسلامی پیپروں سے عموماً اور انوار الاسلام۔ النذیر میرٹھ۔ ہمدرد اسلام آگرہ۔ وکیل۔ پیسہ اخبار۔ تعلیم الاسلام وغیرہ سے خصوصاً امید ہے کہ ان حالات کو اصل الفاظ میں مع کل یا مختصر ترجمہ کے درج کرکے اپنے ناظرین کو آگاہ کریں گے (اڈیٹر)

مراسلہ فارسی

(مرسلہ جناب سید نواز علی شاہ صاحب ممبر میونسپل کمیٹی لاڑکانہ سندھ)

دعوات وافرہ و تحیات متکاثرہ واصل متواصل باد۔ بندہ یک مضمون در اخبار جناب اعنی اہلحدیث مورخہ ۱۸۔ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۵ ودید۔ و از نظرم گذشت کہ مختصراً مقصدش این است کہ در اخبارات قوم ہنود آریہ خبر ہندو کشدن قوم شیخاں کہ بہ تعداد ۷۵ در شہر لاڑکانہ سندھ بسیار سرگرمی شائع میشود۔ اگر کدام از دوستان سندھ مارا از کیفیت و احوال اوشاں کما حقہ واقف گرداند باعث مشکوری خواہد بود انتہی ملخصاً۔

بنابراں تحریر میشود۔ کہ از احوال این قوم ہنود کہ در اخبارات مخالفاں بقوم شیخاں منسوب کردہ میشوند۔ چنانکہ بندہ واقف است دیگر واقف نیست چونکہ بندہ را با بعضے از ایشاں کمال دوستی درمیان است لہذا بمقتضائے مصرعہ من خوب میشناسم شیخان ناحقی را۔ آنچہ احوال اوشاں است بے کم و کاست مے نگارم منصفان حق گوئی و راست بازی را از دست نمیدہم و ہرچہ تا حال بود و شدہ است ہمہ مینویسم جناب عالی نام جد این قوم بدلداس است و پسر بدل داس در عہد میر صاحبان والیان سندھ بر عہدہ کارداری وغیرہ عامل بود و او بمصداق الناس علی دین ملوکہم البتہ خاطر خود را برسم و رسوم اہل اسلام اعنی حاکماں وقت

ahmadimuslim.de

مائل سیاست و آں میل خاطر او بداں حد رسیدہ بود کہ شاید دراں زماں بالشیخ نیز ملقب شدہ بود اما ہمہ رسوم ہندواں بجا می آورد و تابع کیش اوشان بود پسر او بدل داس صاف و صریح ہندو بود چنانکہ خود نام او بداں گواہ عادل است یکے از وشاں مسترا نگلائی بود کہ سہ چہار سال میشود کہ وفات کردہ است و موجب رسم ہنود در سمسان سوختانیدہ شد او نوکر سرکار انگریزی بود و در جیکبیب آباد مختار کار بود و بغایت دوست ما بود ما بارہا بر مکان او مہمان شدہ بودیم اما ہندو لبت اکل و شرب ما از خانہ اہل اسلام میکنانید نہ مادر خانہ او میخوردیم و نہ او مارا از خانہ خود طعام و آب میداد باعث آن مخالفت مذہب بود سہ کہ او ہندو بود و ما مسلمان الحال آریہ مرداں کہ منسوب لشیخاں کردہ میگویند کہ ہندو شدہ اند یک پسر اوست و دیگر برادر زادہ او و دیگر خویش نا قریبائے اوہستند کہ نامہائے مرداں اوشاں در ذیل ایں کاغذ خواہم داد۔ جناب عالی ایں ہمہ از ہفت پشت ہندو بودہ و تا تاریخ ارقام ایں کاغذ بہماں طریق سابق ہندواں ہستند۔ مگر جناب را معلوم خواہد بود کہ ایں قوم کہ دیانند پرست ہست۔ اکثر صاحب مذہب کہ پیشتر گمراہ و کافر باشد۔ بدست اوشاں برسد او را باہل اسلام منسوب ساختہ میگویند کہ او را آریہ کردہ ایم و ایں سخن موجب فخر خود ہا میدانند۔ ایں قوم ساکنان ملک علاقہ سندھ را ہمیں مثال است ایشاں در اصل خود را ہندواں عاملان میگویند و دیگر ہندواں شہر خود را محض ہندو بھائی بند میگویانند و مطیع برہمناں اند و ایں قوم عامل چنداں برہمن پرست نیستند و کار حسب گفتہ برہمن ہائی شہر و پنچایت نمیکنند۔ لہٰذا مابین ہندواں شہر و ایں ہندواں منسوب بعاملاں گشتہ عادت شدہ دختراں بیکدیگر و خوردن و نوشیدن از چند ایام مسدود بود کہ طرفین باک اینے نداشتند و خیال ایں مخالفت رسمے نمیکردند الحال ہر آنجا بعضے از ہندواں درمیاں آمدند و خود را مصلح طرفین مقرر کردند و سخن درمیاں گذرانیدند کہ ایں برادراں ما ہستند ناحق ہمراہ اوشان ایں مخالفت جبر بیجا بل در آمدہ است و چوں اصول طرفین یک است فروع اینہا نیز باں برابر باشد کہ فرع تابع اصل است لہٰذا ہر دو فریق مخالف عرصہ یکماہ میشود کہ در اوکانہ جمع شدند و فریق مقتدایان خود را جمع کردند از طرف ہندواں شہر برہمناں آمدند و از طرف فریق ثانی اعنی عاملان پنڈت ہا جمع آمدند و بعد قیل و قال چار پنج روز قوم آریہ و پنڈت ہا فتوی دادند کہ ہمراہ اوشاں خورد و نوش و غیرہ ہمہ رسوم جاری باید داشت و قوم ہندواں شہر لفتوئی برہمناں گفتند کہ اکل و شرب ہمراہ اوشاں نباید کرد و اوشاں را بر حال خود باید گذاشت پس ہمیں است حقیقت ہندو شدن شیخان اوکانہ کہ مرقوم شد اکنون ابصار باشند کہ کدام صاحب عقل و ایمان و شخص انصاف پسند خواہد گفت کہ شیخاں در قبضہ ہنود در آمدند و اسلام و اہل اسلام را گذاشتہ ہندو شدند معاذ اللہ ہرگز کسے اینچنیں نخواہد گفت۔ مگر ایں قوم آریہ کہ اینچنیں بہتان و دروغگوئی شعار اوشاں شدہ است خواہ مخواہ ایں دروغ را بہ نمونہ دیگر ابلہ فریب شائع میکنند۔ اکنوں من نامہائے آں ہندو صاحباں کہ نسبت شیخاں یاد کردہ میگویند کہ در اصل شیخ مسلمان بودند الحال ہندو شدہ اند در ذیل مے نگارم انصاف پسند آدم بگوید کہ ازیں قوم یا ایں قوم در علاقہ تمام دنیا ہر کدام مسلمان یکے ازیں نامہا نام نہادہ شدہ است یا نہ۔ من میگویم نہ نہ ہرگز ہر کدام مسلماناں ایں نام نہادہ نشدہ است و نہ شایاں حال بلند اقبال سعادت مآل اہل اسلام است کہ مرتکب نہادن ایں نامہا شوند۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ ایں است نامہائے سرکردگاں آں قوم متہم کہ من ہر یکے را بذات خود می شناسم

موتیا رام	شوکت رائے
شاہ داس	سوتی رام
کشنداس	بہار سنگھ
چمن داس	صاحب راو
ولیرام	حشمت راو
سلامت راو	الیسر داس	چند یرام

و باقی ہمہ اہل و عیال ایں ہا اند کہ قریب ۵ و ۶ میشوند۔ بر نامہائے اوشاں و بر نامہائے پدران اوشاں نظر باید انداخت پس باید گفت کہ اینہا کہ بودند الحال کیستند من بایماں میگویم و کفی باللہ شہیدا کہ اوشاں از قوم ہنود بود۔ و الحال ہم ہماں ہنود اند دیگر ہیچ

آریہ اخبار اگر دیکھیں تو ان لوگوں کے اسلامی نام بتلاویں۔

سہ تا سیہ رو شود ہر کہ در و غش باشد

خاکسار نے سندھ جانے کا ارادہ کیا تھا اور جناب شاہ صاحب مضمون نگار سے مشورہ طلب کیا تو آپ نے کہا کہ آپ کا آنا اگر مباحثہ کیلئے ہے تو یہاں کوئی شخص مباحثہ کے لائق نہیں اور اگر ان نو آریوں کو سمجھانے کیلئے ہے تو بھی مفید نہیں کیونکہ یہ لوگ قدیم سے ہندو ہیں اسلئے ان کو کہنا نہ کہنا برابر ہے آئندہ آپ کا اختیار۔ اسلئے میں نے ارادہ ملتوی کر دیا۔

رفع الیدین کے متعلق اصلاحی مضمون

(از مولوی عبدالرحمن صاحب عمرپوری)

رفع الیدین صرف ہاتھ اوٹھانیکو کہتے ہیں جیسا کہ تکبیر تحریمہ کیوقت ہاتھ اوٹھائے جاتے ہیں اور قبل رکوع البتہ مطلق رفع سے احتمال ہوسکتا ہے کہ رفع کسقدر مدت تک رہی۔ مگر یہ احتمال جملہ معترضہ (رفعہما کذالک) سے رفع ہوگیا یعنے بعد رکوع کے ایساہی ہاتھوں کو اٹھاتے جیساکہ وقت تکبیر تحریمہ۔ ۲۳ جون کے اخبار ہذا میں مدعی امر ہٰذا نے اسکے خلاف پر خامہ فرسائی کی ہے مگر بہت ٹھوکریں کھائیں خود ہی اس جملہ کے منع یہ تحریر کئے ہیں کہ (رفع یدین جس ہئیت سے رکوع میں جاتے وقت کیجاوے اُسی ہئیت سے بعد رکوع ہے) نہ معلوم اس ہئیت کذائی کو جو پہلی ہئیت سے تشبیہ دیکر سمجھائی گئی دگرگوں کیوں سمجھا اور امر بدعی کے عامل ہوئے پھر دوسروں پر بدعت کا فتویٰ خاکسار پہلے بھی تحریر جواب اخبار ہذا میں ایسی بے انصافیوں اور زیادتیوں کی نسبت تحریر کرچکا ہے ابھی آپ اپنے مدعا کو پورے طور سے ثابت نہیں کرسکے۔ لہٰذا آپکا فتویٰ مقبول نہ ہوگا۔ آپنے ہماری عبارت نقل کرکے اُس سے دعوے کا استحکام چاہا تھا۔ مگر جال بھول گئے بیشک علمائے امت کے موافق رہکر آپ فائدہ اٹھاسکتے تھے (من شذ شذ فی النار)

ہم پہلے تحریر کرچکے ہیں دلیل مدعی کے لئے ہوتی ہے مانع اور نہ تسلیم کرنیوالے کے لئے نہیں ہوتی شائد آپ پر یہ قول گراں ہوا۔ جو ناراضی ظاہر کی اور دلیل نہ دے سکے۔ صرف رفع الیدین اگر آپ کے نزدیک دلیل احتمالی تھی۔ تو اوسکا فیصلہ ہوچکا۔ آپ کے نزدیک اور کوئی حدیث لائق استدلال ہو۔ تو پیش کرو۔ صرف اپنے قول فعل پر اصرار شائد آپکے نزدیک دلیل دانشمندی ہے۔ بغیر دلیل کیسطرح کوئی مدعی فائز المرام نہیں ہوسکتا۔ مولانا حمیداللہ صاحب عافاہ اللہ سے شائد آپکو دلی آزار پہنچا ہے۔ جو انکو بالخصوص ذکر کیا گیا۔ پھر اخیر میں اون کے جواب کی تردید کو ظاہر کیا گیا ہمنے بھی تحریر کو لاجوابی کا رتبہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ

حضرت ممدوح ایسے امور کے جواب میں بیفائدہ تحریرات پسند نہیں کرتے بلکہ ایسا ہی تحریر بھی فرمادیتے ہیں۔ سامپر محض بے سامان میدان خالی سمجھکر غضب سے نشانہ خالی ہاتھ چلاتے ہیں۔ رفع یدین کامل ہونے پر آپ نے کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ بلکہ یہ لکھدیا کہ اگر یہ قاعدہ کلیہ مانا جاوے۔ کہ ایک رکن کے بعد دوسرا رکن شروع کرنیمیں فعل کامل ہونے کے لئے کچھ وقت عدم فعل کا پایا جانا بھی ضروری ہے الخ اس سے کسکو انکار ہوسکتا ہے کہ ہر فعل و حالت واتمام اوسیوقت مانا جاوے گا۔ کہ اوسکا عدم پایا جاوے پھر دوسرے فعل کے شروع کرنے نہ کرنے کی اس میں بحث نہیں ہے۔ کیونکہ ہم پہلے ہی تحریر کرچکے ہیں۔ کہ صرف عن الاصل بلا دلیل جائز نہیں اور جب دلیل شرعی موجود ہوتے پھر کسیکو اسمیں کلام نہیں۔ آپکا لکھنا (یہ قاعدہ شروع اللہ اکبر سے اختتام سلام تک برابر جاری رہنا چاہئے۔ یہ کیا بات ہے کہ صرف اسی موقعہ پر اس فعل رفع یدین کی تکمیل پر صاحب ارسال کو خیال پیدا ہوا) بالکل غلط اور لغو تھا۔ ہماری پہلی تحریر سے اسکا جواب ہوگیا ہے پھر ملاحظہ کیجئے اور بنظر انصاف و غور سے تدبر کیجئے جلدی اور اضطراب کی ضرورت نہیں یہ معاملہ مذہبی و اسلامی ہے۔ کیا ہماری تحریر سے ثابت نہیں ہوگیا کہ وقت تکبیر تحریمہ جو رفع الیدین کیاجاتا ہے اوسکے بعد اگر ہاتھ باندھنا ثابت نہ ہوتا۔ تو ضرور ہاتھ چھوڑکر قیام کیاجاتا۔ کیونکہ بحالت قیام اصلی حالت یہی ہے اسیطرح دیگر ارکان میں ہمارا یہی مسلک ہے۔ کہ جسطرح حکم شرعی ہے اوسی طرح بجالایا جاوے اور اصل حالت و فعل بغیر دلیل شرعی متغیر نہ کیاجاوے لہٰذا ہمارا قول دربارہ تکمیل رفع یدین بدستور رہا اور آپ نے اسپر غور نہ کیا یا ضد و نفسانیت سے رد کردیا اور جملہ صادقہ ولا یفعل ذلک حین یسجد سے جو آپ نے مطلب لیا ہے وہ کلام کو فصاحت اور بلاغت سے ناآشنا اور غیر مزین بناکر اصل مطلب کو ظاہر کرتا ہے کیونکہ تعرف الاشیاء باضدادھا جب پہلے ہی سے ہاتھوں کی حالت ایسے ہی کہ رفع الیدین جدید کا شبہ ہی نہیں ہوسکتا پھر نفی کی ضرورت ہی معدوم ہے۔ مگر غور دیکھنے کو چشم بینا چاہئے۔ وہی مطلب درست اور موزوں ہے۔ جسپر آپ کو جوش آیا اور غلط

ahmadimuslim.de

پر آمادہ ہوئے یعنی ہاتھ اصل حالت اور وضع خلقی پر چھوڑ گئے۔ پھر رفع یدین حدیہ کی بھی یہی گی ورنہ کلام اس طرح درست ہوتا ولا یوصلہا حتی یقبضہا جیسا کہ اہل بصیرت پر ظاہر ہے۔ واللہ اعلم و علمہ اتم۔ یہ باتیں ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ افسوس کہ جواب میں بہت بے انصافی سے کام لیا ہے۔ ہماری تمثیل کو آپ خوب سمجھے اور بہت اچھی ترمیم کے دریا کی خد خشکی اور عدم آب ہے آپ نے یہ خیال کر لیا کہ رفع یدین اور رکوع کا مقابلہ ہے خیر دوبارہ تفہیم کیلئے حاضر ہوں دریا سے مطلب رفع یدین بحالت قیام ابتدائے رکوع ہے اور اسکا عدم و خشکی بنام مذکور بغیر رفع یدین کے رکوع عمل دیگر و بوجہ دیگر ہے لہذا ایک دوسرے دریا اور نہر کے درمیان فرق ضروری ہے کہ اتحاد و وحدت معلوم ہوئی ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک جگہ پر دو دریا ملجاتے ہیں۔ لیکن ہمکو پہلے سے تسلیم ہے کیونکہ حکم خالق مالک شریعت جس جگہ چاہے دو دریاؤں کو ملا کر اپنی قدرت کاملہ ظاہر کرے اور انسان کی اصلیت کو اپنے قبضہ میں ثابت کرے معلوم ہوتا ہے کہ مجیب صاحب کو جوش والے یا جلد تحقیق ہوا ہے مذہبی جوش کا یہ مقتضا نہیں ہے کہ کوئی بے سوچے سمجھے زبان و قلم کو تحرک میں لاوے مخالفت اور دینیہ و عناد اساتذہ و علمائے حقانی کیوجہ سے بھی یہ قباحتیں پیش آئی ہیں۔ کہ معلومات ناقص علمی مذاق مفقود تسلیم حق و ترک ضد و عناد معدوم آپ کی یا آپ کے ہم مشربوں کی کل تحریرات پر نظر کی جاوے گی جبکا ہمکو علم نہ ہو۔ اور اس میں مذہب ہے مولوی عبد الرحمان دہلوی سائل کا سکوت مناسب نہیں ہے تسلیم و تردید کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور انکا دخل در معقولات روا نہ رکھیں اظہار حق پر کمربستہ رہیں + (ایڈیٹر) براہ مہربانی مضمون نگار اپنے مضمون کو الیسی طرح

روزہ کی فلاسفی

(از شیخ احمد اللہ دہلوی)

در فیض محمد وا ہے آئے جسکا جی چاہے
نہ آئے آتش دوزخ میں جائے جسکا جی چاہے

اہل بصیرت پر مخفی نہیں ہے کہ آئے دن ہمارے مخالفین عموماً آریہ سماجی خصوصاً روزہ پر طرح طرح کے اعتراض کیا کرتے ہیں جسکا سبب صرف انکی کم فہمی اور ہٹ دھرمی ہے ہمارے بعض مسلمان بھائی بھی جو نئی روشنی کے جامہ کو زیب تن کئے ہوئے ہیں روزہ کو اسلام کا ایک عضو معطل سمجھتے ہیں اسلئے یہ عاجز چاہتا ہے کہ روزہ جیسے عمدہ فعل کی فلاسفی کو تحریر کرکے ہدیہ ناظرین کرے شائد ہمارے دوستوں معترضوں کو کچھ مفاد حاصل ہو۔ گو مجھ جیسے ہیچمدان کا روزہ کی فلاسفی تحریر کرنا ایک نازیبا فعل ہے۔ کیونکہ میں کیا اور میری حیثیت کیا؟ من آنم کہ من دانم تاہم بحکم بلغوا عنی ولو آیۃ جو کچھ ہو سکتا ہے پیش کرتا ہوں۔ روزہ کی فرضیت میں تو کچھ کلام ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کی آیت کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ سے صاف ظاہر ہے۔ صرف حکمت و فلسفیت میں کلام ہے اسکو ملاحظہ فرمائیے

اول یہ کہ روزہ میں تہذیب و اخلاق کی تعلیم مرکوز ہے۔ کیونکہ روزہ نہ صرف کہانے سے رکے رہنے کا نام ہے بلکہ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ منہ۔ زبان۔ دل۔ دست و پا وغیرہ کل اعضا کو قبضہ میں رکھنے کا نام ہے۔ آنکھ کا روزہ کسی بری چیز کو نہ دیکھنا۔ کسی عورت کیطرف بدنگاہی نہ کرنی۔ کان کا روزہ بری باتوں کا نہ سننا زبان کا روزہ جھوٹ غیبت چغلخوری وغیرہ سے پرہیز کرنا۔ پاؤں کا روزہ کسی بری مجلس میں نہ جانا۔ و شریک ہونا۔ ہاتھ کا روزہ کسی برے فعل کو نہ کرنا دل کا روزہ کسی بری بات کو دل میں جگہ نہ دینا۔ شہوت نفسانی پھر اعضاء کو روکنا وغیرہ ہے۔ حاصل کلام یہ کہ روزے میں اچھے کاموں کی ترغیب اور بری کاموں کی زجر و توبیخ مدنظر ہے نفس کشی کی مشق ہوتی ہے۔ درستی و اخلاق کا اعلیٰ ذریعہ ہے مثل مشہور ہے جیسی عادت ڈالو ویسی پڑتی ہے۔ سچے روزہ داروں کے عادات و افعال بطور نمونہ موجود ہیں۔ جو کوئی پیٹ کے روزے کے ساتھ کل اعضاء کا بھی روزہ رکھیگا (جیسے کہ اسلام کی تعلیم ہے) تو بیشک تہذیب و اخلاق میں

؎ سہواً لفظ بڑا نہر رہ گیا

ahmadimuslim.de

اونکا پایہ بلند ہوگا ہر ایک نظروں میں پیوستہ وہ سعادتمند ہوگا اہل دنیا کا کچھ ذکر نہیں کیونکہ اونکو دین و دنیا کی فکر نہیں وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں صرف ناموری کے واسطے اون کے افعال سے اسلام پر اعتراض کرنا جہالت ہے حماقت ہے رذالت ہے شرارت ہے*

دوسری حکمت یہ کہ امیر کبیر کو جب روزہ رکھنے سے بھوک کی شدت معلوم ہوگی ۔ محسوس ہوگی ۔ تو وہ سمجھیگا کہ غربا و مساکین کی بھی ایسی ہی بلکہ اس سے بھی بدتر حالت ہوگی تب وہ ترس کھائیگا ہمدردی کریگا ان پر خدا رحم کریگا یتیموں مسکینوں غریبوں کی خبر لیگا خیر و خیرات کریگا دان دیگا زکوۃ ادا کریگا ثواب دارین حاصل کریگا چنانچہ ایسا ہی تھا ہے اسکے بھی صدہا نمونہ موجود ہیں مثل مشہور ہے کہ جب اپنے پر گذرتی ہے تب دوسرے کا درد و غم معلوم ہوتا ہے اور جب آپ عیش و عشرت میں ہو ۔ اوسوقت یہی معلوم ہوتا ہے کہ سب ہم ہی جیسے آرام و چین میں ہیں پس معلوم ہوا کہ روزہ میں ایک یہ بھی رمز ہے یا بالفاظ دیگر فلاسفی ہے*

تیسرے یہ کہ روزہ ہر درد و غم کی دوا ہے روزہ ہزار ہا امراض کو دور کرتا ہے لہا اوقات آزمایا گیا ہے کہ جو مرض علاج سے نہیں گیا وہ فاقہ سے جاتا رہا ۔ اسیطرح مرض متعدی و غیر متعدی ۱۲ ماہ میں ایک ماہ کے روزہ سے کافور ہو جاتا ہے صحت کیواسطے روزہ رکھنا ایک بہت عمدہ فعل ہے ہمارے اس کلام کی تائید ایک آریہ اخبار بڑے زور شور سے (بعنوان ذیل کرتا ہے :-

روزہ رکھنا یا فاقہ کرنا

ایک حکیم کا قول ہے کہ اگر وقتاً فوقتاً انسان فاقہ کرنیکا عادی ہے ۔ تو اس کی صحت کے لئے یہ عادت دوا سے زیادہ فائدہ مند ہوگی آگے چلکر وہ بیان کرتا ہے کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ ایسے آدمی کمتر ملینگے جو صرف ضرورت کیوقت کھاتے ہوں انکی اشتہا دراصل معدہ کی اشتہا نہیں ہوتی بلکہ وقت کی پابندی کر عادی اور طبیعت کی تعلیم کی وجہ سے ہے اصلی اشتہا قوت ذائقہ منہہ اور اندرونی اعضاء کیلئے حد درجہ کی لذیذ اور خوشگوار نجات ہے جسکا اندازہ کمتر آدمیوں کو ہو سکتا ہے غریب اپنی ناداری کیوجہ سے (اور پابندی اصول کیوجہ سے مسلمان) فاقہ کشی کی مصیبت کو برداشت کرتے ہیں ۔ لیکن یہ اون آفات سے محفوظ رہتے ہیں جو بلا ضرورت کھانیوالوں پر حملہ کرتے رہتے ہیں اگر یہ لوگ کبھی کبھی ضرورت کے موافق فاقہ کرلیا کریں (جیسے کہ مسلمان رمضان میں) تو اون کو معدے کی نہ صرف زائل شدہ طاقت حاصل کرنے میں کامیابی ہوگی ۔ بلکہ دماغ صاف جسم ہلکا اور تندرستی اچھی رہیگی معدہ کی خرابی کا سب سے زیادہ اثر دماغ پر پڑتا ہے (دیکھو رسالہ دہرم[1] دتیہ لائلپور جلد اول ع۸ بابت ماہ مارچ ۱۹۰۵ء کا آخری ورق)

درحقیقت اس رسالہ کے لائق اڈیٹر نے بہت دریا دلی سے ہماری تائید کی ہے کیسے زبردست الفاظ میں ہمارے دعوی کی تصدیق کی ہے ناظرین خود اندازہ کرسکتے ہیں ۔ واللہ کیا لاجواب شاہد ہے چونکہ ابھی ایک ہی شاہد سننے پیش کیا ہے شاید سوہا بڑا استغاثہ کسی اور گواہ کا بھی انتظار کرے کیونکہ عموماً ہر دعوی میں دو شہودوں کا ہونا ضروری ہے اسلئے یہ عاجز ایک سوہا بڑا شاہد جسکا گذرتا ہے ۔ سوہا بڑا مینے اسلئے کہا ۔ کہ یہ ہمشکاری کا مشہور اڈیٹر ہو خواب غفلت میں باوجود قدرت نے منصف ہونے کے خراٹے لے رہا ہے غیر دوسرا شاہد کی شہادت سنئیے !

نیویارک میں ایک شخص نے چالیس روز کا روزہ رکھا ۔
گنٹھیا کے مرض میں یہ شخص مبتلا تہا اب اسکا گنٹھیا جاتا رہا !
(ہمشکاری مجریہ ۵ ستمبر ۱۹۰۵ء جلد ۱ ع۲۱)

آب چونکہ ہمارا سوہا جا گنا ہر دو شاہد گذر گئے اور شہادت بھی بہت اچھی دی ہے اسلئے حاکم بھی سوائے اسکے اور کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا ہے ۔ کہ درحقیقت روزہ بہت عمدہ فعل ہے صحت کو عزیز رکھنے والوں پر روزہ رکھنا فرض ہے روزہ میں صدہا حکمتیں مستتر ہیں مگر دیکھنے کو چشم بینا چاہئے اور انصاف پسند دل تسلیم کرنے کو ۔ لہذا اس فیصلہ کے بعد مابدولت

[1] جسکا اڈیٹر مسلمان ہو چکا ہے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

کبھی ٹھنگہ کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ کدھر ہیں ہمارے عزیز دوست اور کدھر ہیں وہ متعصب حضرات جو کہتے ہیں کہ روزہ محض ایک فضول شئے ہے آویں اور دیکھیں یہ ہے روزہ کی مقدس فلاسفی اور حکمت دونوں کو مسلم مخالف بھی کون آریہ سماجک جنکے رگ وریشہ میں تعصب و ہٹ دہرمی کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی ہو۔ بغض و حسد کی آگ ان کے سینوں میں بھڑکتی ہے جسکا نمونہ سماجک تحریریں موجود ہیں اگر اندازہ کرنیکا شوق ہو۔ تو ستیارتھ پرکاش تکذیب وخبط لیکھرام ترک اسلام و تہذیب الاسلام دہرمپال وغیرہ کو دیکھ لیں۔ اگر ان کے جواب کی تمنا ہو۔ تو حق پرکاش تہذیب المکذبین ترک اسلام۔ برق اسلام۔ تترک اسلام تغلیب الاسلام وغیرہ کا مطالعہ کرو۔ بخوبی حق و ناحق کا فیصلہ ہو جائیگا۔

خیر اب اگر کوئی صاحب روزہ کی فلاسفی ملاحظہ فرمانے کے بعد دہرمپالی اعتراض پیش کریں گے کہ صاحب یہ تو مسلم ہے کہ روزہ بہت عمدہ فعل ہے صحت کیواسطے بہت ضروری ہے مگر قطب شمالی میں کیا کیا جاویگا۔ تو پہلے تو انیجانب ایسے شخص کو ہٹ پال یا تعصب پال کا خطاب دینگے اور ازاں بعد اسطرح جواب تحریر کرینگے کہ صاحب نامرد کو تلوار سے کیا واسطہ احمق پاگل کو نصیحت سے کیا تعلق۔ الو کو مکنون گوہر سے کیا رشتہ؟ بلبل کو خس و خاشاک سے کیا مطلب؟ علے ہذا رمضان المبارک کو آریوں کے قدیمی وطن قطب شمالی سے کیا سروکار۔ وہاں رمضان جاتا ہی نہیں پس جہاں رمضان نہیں وہاں روزہ کیسے ہے وارد قرآن تو یہ بتلاتا ہے کہ فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ پس جو کوئی تم میں سے رمضان کو پاوے وہ روزہ رکھے جب وہاں رمضان ہی نہیں تو روزہ کا ذکر فضول ہے اللہ میاں علیم کل ہیں جانتے تھے کہ وہاں کے باشندے آریے پیٹ کے پالنے والے بھوک کی تاب نہ لاسکینگے۔ اسلئے وہاں رمضان ہی کو نہیں بھیجا (دیکھو دیانند کی سوانح عمری کلاں صفحہ ۲۲ میں صاف موجود ہے کہ دیانند نے بھوک کے مارے بہت کو توڑ دیا تھا) ناظرین حیران ہونگے کہ یہ قطب شمالی کے باشندوں کو آریہ کیوں کہتا ہے سنئے حضرت یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے جہانتک میں خیال کرتا ہوں۔ مجھکو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہاں ہجری مہینے کیا بلکہ انگریزی مہینے بھی نہ ہونگے نہ صرف انگریزی بلکہ اور بھی کسی قسم کے کوئی مہینے نہ ہونگے اگر کوئی اور مہینے ہیں تو رمضان بھی ہو سکتا ہے مگر نہیں ہرگز نہیں ضرور ہے کہ وہ مقام مہینوں سے قطعی خالی ہوگا صرف سمت ہونگے سمت بھی وہ جسمیں مہینہ نہ ہو۔ ایسا سمت بجز آریہ سمت کے اور کوئی نہیں ہے۔ یہی وہاں کا سمت ہے جب آریا وہاں سے کسیوجہ سے نکلے تو یہاں اب بھی سمت بھی بعض پتھروں وغیرہ پر کندہ پیچھے انکا گھسٹتا چلا آیا۔ کوئی پیچیدار بات نہیں ہے ناظرین کی حیرانی فضول ہمارا دعوی ثابت ہے کہ وہاں رمضان نہیں۔ وہاں کے باشندے رمضان کو نہیں پاسکتے لہذا اونپر روزہ ضروری نہیں ہاں اگر اپنی صحت کو عزیز رکھتے ہوں تو جس طرح دیگر کام اندازہ سے کرتے ہیں روزہ بھی رکھ سکتے ہیں قرآن مجید کسی پر جبر نہیں کرتا صاف ارشاد ہے نہ صرف ایک جگہ بلکہ متعدد مقامات پر کہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا اللہ کسیکو اوسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ پس یہ جاہلانہ یا مجنونانہ اعتراض بھی بیخ و بن سے ایسا اُڑ گیا جیسے گدہے کے سر مبارک سے سینگ۔ لہذا میں اپنے خامہ کو روکتا ہوں اور ناظرین سے رخصت چاہتا ہوں۔ اگر زندہ رہا۔ تو پھر کسی رنگ میں حاضر ہوکر قدمبوسی حاصل کرونگا۔ اگر دیگر اسلامی پرچوں کے اڈیٹر بھی مناسب سمجھیں۔ تو اس مضمون کو اپنے کسی پرچہ میں بھی جگہ دیں۔ مگر شرط یہ کہ ایک پرچہ عاجز کو بھی مرحمت فرمادیں۔ والسلام!

پیارے دوستو! اب انیجانب رخصت ہوتے ہیں ع
پھر ملینگے اگر خدا لایا

کرشن قادیانی کا دعوی نبوت و رسالت

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی وحی اور نبوت کے مدعی نہیں ہیں۔ اُن کی خدمت میں مرزا صاحب کے چند الہام معہ ترجمہ جو اونہوں نے خود کیا ہے اون کی کتابوں سے معہ پتہ صفحہ ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ تاکہ اہل انصاف کیلئے تسلی کا باعث ہو اور مخالف کو

ahmadimuslim.de

انکار کی گنجائش نہ ہو۔ مگر پہلے ایک صحیح حدیث مشکوٰۃ سے معہ ترجمہ بھی نقل کرتا ہوں۔ تاکہ سب پر یہ بات بھی ظاہر ہو جاوے کہ نبوت کے مدعی کا نام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا رکھا ہے؟

دیکھو مشکوٰۃ کتاب الفتن میں عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَحَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ الْاَوْثَانَ وَاِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعُمُ اَنَّہٗ نَبِیُّ اللّٰہِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ :- (ترجمہ)

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت رکھی جاویگی تلوار میری اُمت میں نہیں اوٹھائی جاوے گی تلوار وقتل اُس سے قیامت تک اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لو جینگے کتنے قبیلے میری اُمت میں سے بتوں کو اور تحقیق شان یہ ہے۔ کہ ہوں گے میری اُمت میں سے جھوٹے وہ تیس ہوں گے سب دعویٰ کریں گے کہ وہ نبی خدا کے ہیں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ نہیں کوئی نبی دوسرا میرے بعد۔ اور ہمیشہ ایک جماعت اُمت میری سے ثابت رہیگی حق پر نہیں ضرر پہنچا سکیگا اونکو وہ شخص کہ مخالفت کرے اون کی یہانتک کہ آوے حکم خدا کا روائیت کیا اسحدیث کو ابو داؤد اور ترمذی نے۔

ف :- اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ مدعیان نبوت کو مخبر صادق صلعم نے کذاب کہا ہے اور یہ بھی بیان کر دیا۔ کہ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یعنے میرے بعد قیامت تک نبی کا لفظ کسی کے نام پر صادق نہ ہوگا۔ اسواسطے کہ نبوت مجھ پر ہی ختم کیگئی ہے :-

اب میں ذیل میں چند کتب مرزا صاحب سے مرزا کی نبوت کا ذکر کرتا ہوں۔

(۱) دیکھو ازالہ اوہام کے صفحہ ۵۳۳ میں تحریر کرتے ہیں وھو ھذا خدا تعالےٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام اُمتی بھی رکھا اور نبی بھی۔

ف :- اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب ولی خود اُمتی بھی ہیں اور نبی بھی۔ پس یہ دعوی اونکا حدیث مرقومہ بالا کے مطابق ہے۔ پس نام میں بھی بموجب حدیث ضرور مطابقت ہو جائیگی۔

(۲) دافع البلا کے صفحہ ۱۱ میں ھو ھذا :- سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

ف :- کیا یہ کھلے طور پر رسول ہونیکا دعوی نہیں ہے اور کیا ہے

(۳) اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۷ میں ھو ھذا :- داعی الی اللہ اور سراج منیر یہ وہی دو خطاب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف میں دئے گئے پھر وہی دو خطاب الہام میں مجھے دئے گئے۔

ف :- اس عبارت سے دو امر صاف ظاہر ہیں (۱) مرزا صاحب کا الہام بھی قرآن کی آیات کے برابر ہے (۲) مرزا صاحب بھی رسول خدا محمد مصطفےٰ کی طرح داعی الی اللہ وسراج منیر ہیں۔ افسوس غ۔ ل۔ الف تم پھر نام کے پہلے کیسا ہے۔

(۴) اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۸ میں وھو ھذا :- قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ صفحہ ۱۱ میں ترجمہ اونکو کہدے کہ اگر خدا تعالےٰ سے محبت رکھتے ہو۔ تو آؤ میری پیروی کرو۔ تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔

ف :- افسوس کہ مرزا غلام احمد بھی بذریعہ الہام بطور آیت قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنی پیروی کرانے کے لئے مدعی ہوئے ہیں یہ کہہ کے بطور نبوت کے دعویٰ نہیں ہے تو اور کیا ہے

(۵) اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۳۳ میں وھو ھذا :- اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔

ف :- مرزا صاحب نے اس الہام کا ترجمہ تو نہیں لکھا۔ مگر مطلب تو ظاہر ہے کہ جیسا رسول خدا صلعم کو قرآن مجید میں حوض کوثر کی خوشخبری دی گئی تھی ویسے ہی مرزا صاحب بھی حوض کوثر دئے جانے کے مدعی ہیں شاید یہ حوض اُن لوگوں کے واسطے ہوگا جنکو رسول خدا صلعم اپنے حوض سے قیامت کے دن ہٹائینگے۔ یعنے فرماوینگے سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَیَّرَ بَعْدِیْ :- (بندہ العبد تا ر جنگ)

تقلیب الاسلام جلد اول
جواب تہذیب الاسلام
دو بیان نوتریہ
قیمت ۸/
تقلیب الاسلام جلد دوم
قیمت ۸/
تقلیب الاسلام جلد سوم
عنقریب شائع
ہونیوالا ہے
منیجر اہلحدیث
امرتسر

ahmadiyyamuslim.de

فتاوی

س نمبر ۲۶۴:۔ چاند گرہن و سورج گرہن کی نماز یعنے صلوۃ الکسوف کے پڑھنے کا حکم ہے وہ کیوں ہے اور کس طرح سے ہم کو ان مجبور کیا جاتا ہے کہ یہ نماز پڑھیں اسکا جواب عقلی اور فلسفی مرحمت فرمایا جاوے کہ فلاں وجہ فلاں دلیل سے نماز پڑھنا ضرور ہے۔ راقم سید قطب الدین ہیڈ ماسٹر مدرسہ انجمن اسلامیہ از معرفت محمد محی الدین پورہ:۔

ج نمبر ۲۶۴:۔ ہر ایک شخص کی ایک غائت اور غرض ہوتی ہے وہ اسکو ہمیشہ مدنظر رکھتا ہے ہر ایک کام میں اسے وہ ملحوظ رہتی ہے سرکار کی طرف سے آبپاشی ریل تار ڈاک وغیرہ کے انتظامات ہیں تو ان سے بھی ایک غرض مدنظر ہے کہ رعایا کو آرام ہو اور خزانہ میں آمدن ہو ہے اسیطرح ہر آدمی تاجر ہے اوسکو بھی اپنا نفع اور بڑھ بہتری مدنظر ہے سو اسیطرح شریعت کی بھی غائت اور مقصود ہے وہ کیا ہے عبادت خداوندی چنانچہ ارشاد ہے کہ ما خلقنا الجن والانس الا لیعبدون (ہم نے جنوں اور انسانوں کو عبادت کیلئے ہی پیدا کیا ہے) پس اس غرض وغائت کو مدنظر رکھکر جسطرح گورنمنٹ نے سامان رعایا کو فائدہ پہنچانا خزانہ کی آمدنی کا ذریعہ بنایا ہے اسیطرح شریعت نے بھی خسوف کسوف کو موقع پر نشان قدرت کا اظہار کرکے بندوں کو خالق کی طرف جھکنے کا حکم دیا ہے اور اگر غور کریں۔ تو پنجوقتہ نمازیں بھی اسی بنا پر ہیں۔ کہ یہ اوقات قدرت کے مظاہر ہیں:

س نمبر ۲۶۵:۔ سورہ نساء میں جن کنیزوں کے بلا نکاح مرد پر حلال ہونیکا ذکر ہے وہ ہندوستان یا دیگر ممالک میں آجکل ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں ہیں تو کس وجہ سے نہیں ہیں۔ اور وہ کونسی شرطیں ہیں جنکے پورا کرنے سے کنیز مذکورہ بالا حلال ہو جائیں

س نمبر ۲۶۶:۔ قربانی وعقیقہ کے بکروں وغیرہ کی کھالوں کو جو مساکین کا حق ہے اسلامی مدارس میں صرف کرنا یا مساکین طالب العلم کو کتب اسلامی یا اخبار خرید کر دیدینا جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو قرآن وحدیث سے ثبوت نقل فرمائیے (خوید ارہما)

ج نمبر ۲۶۵:۔ کنیز وہ عورت ہوتی ہے جو کفار کی لڑائی میں غلبہ کیوقت مال غنیمت میں ہاتھ آئے یا کسی سے مول لی جائے چونکہ آجکل ایسی صورت نہیں ہوتی۔ اسلئے کنیز کہیں بھی نہیں ملتی

ج نمبر ۲۶۶:۔ قربانی وعقیقہ کی کھالیں مدارس اسلامی میں وقف کتب میں مساکین کے وظائف میں لگ سکتی ہیں جیسے انکا گوشت ہر ایک شخص کھا سکتا ہے وہی حکم چمڑے کا ہے

س نمبر ۲۶۷: نامعلوم شخص کا حمل ہو تو اس عورت کو حالت حمل میں دوسرے شخص سے نکاح کر لینا جائز ہے یا نہیں؟

س نمبر ۲۶۸: جو شخص نامعلوم حمل والی عورت کا نکاح جانکر کردے اسکی کیا سزا ہے (علی محمد از موضع سہل ضلع گورداسپور)

ج نمبر ۲۶۷:۔ حمل مانع نکاح ہے شخص معلوم ہو یا نہ ہو حدیث شریف میں منع ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے اولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن

ج نمبر ۲۶۸:۔ گنہگار ہے توبہ کرے۔

س نمبر ۲۶۹:۔ نماز نافلہ مثل تہجد و وتر کوئی شخص بحالت ملازمت دورہ نہر یا اس قسم کے اور محکمہ کی جو ایک کوٹھی سے دوسری کوٹھی میں جا کر آرام کرتے ہیں بوجہ خوف سانپ و دیگر اس قسم کے موذیات کے ڈر کر اور خیال خودرو گھاس کی وجہ سے فرش زمین کو غیر محفوظ سمجھکر اندھیری رات کیوجہ سے پھر کر چارپائی مصروف کے اوپر بچھونا پاک کپڑا بچھا کر اور چارپائی کو کھینچ تانکر ٹھیک ہموار کرکے پڑھ سکتا ہے یا نہ۔ دوئم صورت مذکورہ کے سوائے کسی اور عذر سے یا بلا عذر ہی نافلہ نماز یا سنت موکدہ و غیر موکدہ و وتر پڑھ لے تو جائز ہے یا ناجائز۔ سوم بہشت مواقع ممنوعہ مثل مزبلہ مجزرہ ومقبرہ وغیرہ ذکر فی الحدیث کے علاوہ مذکور لحاظ رکھکر باقی مواقعات میں مثل چوبی تختہ و نگی چھت کی یا ٹین کی چھت یا اور اس قسم کی چیزوں کے اوپر نماز نافلہ تہجد و سنت و تر مذکورہ بالا جائز سمجھ سکتا ہے یا نہیں چارپائی جو فی زمانہ موجود ہے تہجد وغیرہ اس شق میں تصور ہو یا نہیں (مرتضی عبد الرحیم)

ج نمبر ۲۶۹:۔ چارپائی پر نماز کے عدم جواز کی کوئی دلیل مجھے معلوم نہیں ہے اگر کوئی غائت درجہ کہہ سکتی ہو کہ حدیث میں آیا جعلت لی الارض مسجدا وطهورا یعنے آنحضرت نے فرمایا ہے زمین کو میرے لئے مسجد بنایا گیا ہے اور چارپائی زمین نہیں ہوتی بلکہ زمین سے اونچی ہوتی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ لکڑی کی تخت

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

کرشن قادیانی کو تازہ الہام ہوا۔ فزع عیسیٰ ومن معہ۔ دیکھئے عیسے اور اسکے ساتھی گھبرائے (معنے در بطن قائل)

اسلامی رونق ۔ جناب شیخ عبدالحق (سابق پنڈت بشنداس آریہ) آجکل امرتسر میں رونق افروز ہیں۔ انجمن نصرت السنہ کے زیر اہتمام دو لیکچر ہوئے تھے۔ لیکچر کیا تھے بس سننے سے تعلق رکھتے تھے آپ ایک ادھیڑ عمر رسیدہ بزرگ ہیں آپ نے اپنے مسلمان ہونیکی وجہ میں فرمایا کہ مباحثہ دیوریا ضلع گورکھپور میں میں آریوں کی طرف سے شریک تھا بس اُسی مباحثہ نے میرے دل میں اسلام کا بیج لگا دیا پھر نگینہ کے مباحثہ سے وہ بیج نہ دب سکا۔ آخر میں کھلم کھلا مسلمان ہوگیا۔ اثناء تقریر میں کہا۔ کہ میں گنگوہ میں حضرت مولوی رشید احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہاں بھی میں نے اپنے اسلام کی وجہ ان مباحثات کو بتایا۔ تو مولوی صاحب موصوف نے فرمایا۔ اگرچہ مولوی ثناء اللہ سے ہمارا چند باتوں میں اختلاف ہے۔ مگر ہماری دعا ہے۔ کہ خدا اوسکو برکت دے وہ اسلام کا شیر ہے اُس نے کفار کے حملوں کو بڑے زور سے نہ صرف روکا ہے بلکہ اون پر حملے کر کے اون کی جمعیت کو پریشان کر دیا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا کہ مجھے ان خدمات دینی کا کوئی فخر نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ

منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمے کنی ❊ منت از و بداں کہ بخدمت گذاشتت

جلسے بڑی کامیابی اور رونق سے ہوتے رہے مزید رونق کی وجہ یہ ہوئی کہ جناب مولوی عبدالسبحان صاحب بلہوری اتفاقاً دہلی سے تشریف لائے اور مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی درخواست پر آخر میں بھی اہالی امرتسر کو محظوظ فرمایا مولانا صاحب کی خوش بیانی کے متعلق ماشاء اللہ کچھ کہنے سننے کی حاجت نہیں ؎

کہاں ہیں وہ لوگ جو ان مباحثات کو فضول جانا کرتے ہیں اور کہاں ہیں وہ لوگ جو لکہا کرتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کے مباحثات بھی جلا دینے کے قابل ہیں۔

شیخ صاحب نے اثناء تقریر میں فرمایا کہ آریہ لوگ مجھے گالیاں دیتے دیتے یہ بھی کہدیتے ہیں کہ یہ سیدالشتی مسلمان ہوا ہیں ان کو یوں فیصلہ کرتا ہوں کہ آکر دیکھ لو کہ ابھی تک میں سب سے ختنہ ہوں۔

ہمارے خیال میں بھی یہ طریق فیصلہ بہت اچھا ہے۔ افسوس ہے کہ آریہ اخبار ابتک انکاری ہیں کہ کوئی پنڈت بشنداس مسلمان نہیں (حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنہ امرتسر)

دینا نگر ضلع گورداسپور کی انجمن نصرت الاسلام نے سلطان المعظم کی سلامتی پر شکریہ کا جلسہ کیا اور جناب مولوی عبدالعزیز صاحب اہلحدیث نے مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کا جنازہ غائب پڑھکر دعا مغفرت کی (نامہ نگار)

امرتسر میں ابتک امساک باراں ہے جس سے قحط کا سخت اندیشہ ہے۔

مرادآباد میں ہیضہ وتپ لرزہ کی شکایت ہے

چوک لکھنؤ میں تین ڈاکوؤں نے ایک صراف کو لوٹ لیا۔

پونا میں ایک مارواڑی کو چوری کا مال خرید نے کے جرم میں چھ ماہ قید سخت و سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی

میدان کلکتہ میں ایک بنگالی بابو کو چند ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔

پرنس آف ویلز کو کلکتہ میں حضور اؤ ہار جناب میونسپلٹی نذر کیا جائیگا (کس رقم سے ؟)

بیوقت بارش سے بنگال میں کاشت پٹسن میں بمقابلہ دہ سالہ اوسط کے ۷۰۶۳۰ ایکڑ کی کمی ہے۔

امیر کابل جنگ روس وجاپان کے واقعات کو نہایت غور سے دیکھ رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ جو کچھ جاپانیوں نے کیا ہے وہ افغان بھی کر سکتے ہیں

بنارس میں سنسکرت کالج کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ چندہ ہوا جس میں ۳۰ ہزار روپیہ مہاراجہ بنارس نے دیا۔

نواب جوناگڈھ نے حکم صادر فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی فاحشہ عورت پانچ ماہ کے اندر شادی نہ کرے گی تو اسکا تمام مال واسباب ضبط کر لیا جائیگا نواب صاحب کی بیدار مغزی کی جتنی تعریف کیجائے تھوڑی ہے کاش کہ دیگر ہندو اور مسلمانی ریاستیں اسبات کی تقلید کرتی ہوئیں ریاستوں کو شیطنت سے پاک کر سکیں (اسلامی ہدایت کے موافق فاحشہ کا روپیہ کسی کام کا نہیں

چین میں امریکن تجارت کے خلاف جوش بڑھ رہا ہے۔

روس نے دو سو ملین روبل اندرون ملک سے قرض لینے کا اعلان شائع کیا ہے

ahmadimuslim.de

دی بیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معزز ناظرین! آج بیشک آپکو بہت سی ایسی سٹیل ٹرنکس ہر جگہ ملسکتے ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں۔ مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کو جوہر کھلجاتے ہیں افسوس کہ آجکل لاٹری کے ٹکٹوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کرکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائیداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے اسمیں نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا۔ کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت کارخانہ دار ہمیں سے رنگ و روغن کراتے ہیں۔ اور ہم سے عموماً مال منگا کر باہر بھیجا کرتے ہیں اس طرح سے خریداروں کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اسی دقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کر دی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کو شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

غیر معمولی رعایت۔ ہمنے قیمت میں بھی نسبت تخفیف کر دی ہے یعنے بجائے ۳ر فی انچہ کے ۲ر فی انچہ کر دی ہے اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور ارزاں فروشی لیاں فروشی پر ہمارا عمل ہے علاوہ رعایت کے ہمارا مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے

	فی انچہ ۲	فی انچہ ۳	بحساب ۳ر فی انچہ					گیس بکس
پیمائش ٹرنک	۲×۳ انچ	۳۴ انچ	۳۰ انچ	۲۸ انچ	۲۴ انچ	۲۱ انچ	۱۸ انچ	۱۲ر فی انچہ
قیمت اصل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تالہ جستی ۲ر فی انچہ
قیمت رعایتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ٹرنک تیز تالہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	گیس بکس سٹیل ۲ر فی انچہ

نوٹ۔ لکیہ جن کو خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا تمام خط و کتابت بپتہ ذیل ہو۔

عبدالعزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

درشفا بند جھکر لوس پھیرو

مدار زندگی ہے خون صالح

ہماری مشہور اور پُر تاثیر ادویہ سے بہت جلد فائدہ اٹھاؤ۔ کیونکہ جب ہمارا علاج اور ہماری مجوزہ دوائیں مسلمہ ہیں تو آپ ان کے منگوانے میں پھر کیوں تامل اور دیر کرتے ہیں اور یہی خام خیالی ہے کہ جب بیماری ہو۔ تو دوائی استعمال کرنی چاہئے نہیں بلکہ حفظ ماتقدم کے طور پر کبھی کبھی مصفیات خون اور مقوی ادویہ کا استعمال کرتے رہا کریں چونکہ ان دنوں ہندوستان اور پنجاب میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں موذی طاعون نہ ہو اسلئے انسانی ہمدردی گوارا نہیں کرتی کہ آپکو ایسی قابل قدر چیز سے محروم رکھا جاوے یعنی یہ کہ ہمارا جوہر **مصفی خون** کا ضرور استعمال رکھیں اسی سے خون فاسد کا قلع قمع ہو کر خون صالح پیدا ہوتا ہے اور تقویت کیواسطے لائف پلز کا استعمال ضروری سمجھیں لائف پلز کا ایک کورس جسمیں تین بکس ہوتے ہیں از سر نو عالم شباب دکھاتا ہے قیمت فی بکس ۴۰ گولی عہ

جوہر مصفی خون۔ قیمت فی شیشی خورد عہ شیشی کلاں عگہ

ملہم سلیمانی۔ امراض معدی کے قلع قمع کرنے میں اکسیر ہے قیمت فی شیشی عہ فی بوتل جو برابر ہے سات شیشیوں کے صہ

روغن طلا۔ خلاف قانون قدرت عمداً رآمد کرنیسے نہ صرف اعضاء کی ساخت بگڑتی ہے بلکہ نظام عصبی اور آلات انہضام میں سخت فتور برپا ہو کر جب عضو اپنے فرائض منصبی سے جواب دینے لگتے ہیں تو زندگی وبال جان ہو کر دیوانگی پیدا ہوتی اور خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے اگر ایسے لوگ اطمینان قلبی چاہتے ہیں تو ہمارے روغن طلا سے بہت جلد مستفید ہوں۔ جسکی قیمت صرف تین روپے ہے۔

خمیرہ دوا المشک۔ قیمت فی شیشی ۲ر

آتشک کی دوائی قیمت عا **بواسیر کی گولیاں** قیمت عہ

آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر فہرست روانہ ہوتی ہے۔ (مفت کا پتہ)

حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی

چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا